روزنامہ
الفضل

ٹیلیفون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 14 فروری 2006ء 15 محرم 1427 ہجری 14 تبلیغ 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 33

ڈنمارک اور مغربی ممالک میں دل آزار کارٹونوں کی اشاعت پر ہمارے دل چھلنی ہیں

آنحضرت ﷺ کے محاسن وکمالات اور پرامن تعلیم سے دنیا کو آگاہ کیا جائے

عشق رسول کی ایسی آگ دلوں میں لگائیں جس کے شعلے آسمانوں تک پہنچیں اور بکثرت درود بھیجیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 10 فروری 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 10 فروری 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا کہ ڈنمارک اور مغربی مما لک میں دل آزار کارٹونوں کی اشاعت پر ہمارے دل سب سے زیادہ چھلنی ہیں۔ حقیقی احتجاج کا طریق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے محاسن، کمالات اور آپ کی پر امن تعلیم سے دنیا کو آگاہ کیا جائے۔ اور اپنے عملی نمونہ سے یہ ثابت کیا جائے کہ ہم رحمۃ للعالمین کے ماننے والے ہیں جو رحمت بانٹنے آئے تھے۔ حضور انور کا یہ خطبہ بھی حسب سابق ایم ٹی اے نے تمام دنیا میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر 108 اور سورۃ الاحزاب کی آیات نمبر 57-58 کی تلاوت فرمائی جن کا ترجمہ یہ ہے اور ہم نے تجھے دنیا کیلئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا میں بھی لعنت ڈالی ہے اور اس نے ان کیلئے رسوا کن عذاب تیار کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا آجکل ڈنمارک اور مغرب کے بعض مما لک میں آنحضرت ﷺ کے بارے میں انتہائی غلیظ اور جذبات کو انگیخت کرنے والے کارٹون شائع کرنے پر تمام اسلامی دنیا میں غم وغصہ کی لہر دوڑ رہی ہے اور اس پر ردعمل کا اظہار کیا جا رہا ہے اور یہ اظہار ہونا بھی چاہئے تھا جماعت احمدیہ جو آنحضرت ﷺ سے حد درجہ محبت کرتی ہے کے دل بھی اس قبیح حرکت پر چھلنی ہیں اور احتجاج کر رہے ہیں۔ لیکن ہمارا ردعمل یہ ہے کہ دنیا کو آنحضرت ﷺ کے بلند مقام سے آگاہ کرنا چاہئے اور اس رنگ میں احتجاج نہ ہونا چاہئے کہ دین کو پرتشدد مذہب سمجھا جائے اور ظالمانہ حرکتیں کرنے والے اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرنے والے بن جائیں اس لئے ہمیں اپنے ردعمل کے طریق بدلنے چاہئیں۔ اپنے رویے دینی اقدار اور تعلیم کے مطابق بنانے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر دور میں آنحضرت ﷺ اور دین حق کے خلاف ناپاک حملے اور سازشیں ہوتی رہی ہیں۔ اور خدا نے ایسی کوششوں کو ہمیشہ ناکام ونامراد بنا دیا۔ اس زمانہ میں بھی آنحضرت ﷺ کی مبارک ذات پر حملے ہوئے تو حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء نے جماعت کی رہنمائی فرمائی اور دشمن کے حملوں کا جواب دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں عبداللہ آتھم نے حضرت نبی کریم ﷺ کے متعلق گستاخانہ الفاظ استعمال کئے تو آپ نے اسے آسمانی مقابلہ کی دعوت دی اور فرمایا کہ جھوٹے پر خدا کا عذاب نازل ہوگا اور 15 ماہ میں ہاویہ میں گرایا جائے گا بشرطیکہ وہ توبہ نہ کرے۔ چنانچہ عبداللہ آتھم ڈر گیا۔ وہ توبہ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میں نے بے باکی نہیں کی۔ اسی طرح ایک اور دشمن پنڈت لیکھرام آنحضرت ﷺ کو گالیاں دیتا تھا آپ نے اسے باز رکھنے کی کوشش کی جب باز نہ آیا تو پھر آپ نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی اور بتایا کہ یہ دشمن 6 سال کے عرصہ میں دردناک موت سے ہلاک ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضور انور نے فرمایا بے ہودہ حرکت کرنے والوں کو سمجھانا چاہئے۔ انہیں آنحضرت ﷺ کے حسن سے آگاہ کرنا چاہئے اور پھر دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان بری حرکتوں سے باز رکھے یا خود پکڑے۔ خلافت ثانیہ کے دوران ایک دل آزار کتاب چھپی اور ورتمان میں ایک بے ہودہ مضمون میں ہتک کی گئی تو اس پر بھی جماعت احمدیہ کے امام نے رہنمائی فرمائی کہ دشمن کے گندے اعتراضات کا جواب دینے کے ساتھ خشیت اللہ سے کام لیں اپنے دین سے لاپروائی نہ کریں اور اہل ایمان کو تمدنی اور اقتصادی غلامی سے بچانے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے پرامن احتجاج کا طریق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر ملک میں سیرۃ النبی ﷺ کے جلسے منعقد کرنے چاہئیں۔ دشمن کے ناپاک حملوں کا جواب دینے کے ساتھ اپنا بھی جائزہ لینا چاہئے کہ کہاں تک ہمارے اندر خدا کا خوف ہے دینی احکامات پر ہم عمل کر رہے ہیں یا نہیں کس حد تک پیغام حق پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی خوبیاں، آپ کا حسن اور محاسن بیان کئے جائیں ہر طبقہ کے احمدی ہر ملک میں دوسرے لوگوں سے رابطے بڑھائیں اور آنحضرت ﷺ کی سیرت، اعلیٰ اخلاق، ہمدردی اور شفقت کے واقعات سے انہیں آگاہ کریں اور بتائیں کہ آپ امن کے شہزادہ تھے۔ آپ تمام جہانوں کیلئے رحمت تھے اور آپ رحمت بانٹنے والے تھے۔ حضور انور نے فرمایا یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرے اور دنیا کو بھی آپؐ کی حسین تعلیم سے آگاہ کرے۔ اپنے قول وفعل اور ظاہر و باطن کو ایک کر کے اپنے عملی نمونہ سے دنیا کو بتائے کہ حضرت نبی کریم ﷺ عالمین کیلئے رحمت تھے۔ ہر احمدی اپنے دل میں آنحضرت ﷺ کی محبت اور عشق کی ایسی آگ لگا دے جس کے شعلے ہر دم آسمان تک پہنچیں۔ اپنے درد کو دعاؤں میں ڈھال دے اور بکثرت آنحضرت ﷺ پر درود بھیجے۔ اس طرح آنحضرت ﷺ کے مقام کو گرانے کی تمام بے ہودہ کوششیں ناکام ہو جائیں گی۔

ویسی ہی رحمت

حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ ایک صبح آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو آپ کے چہرہ پر خاص بشاشت تھی اور خوشی کے آثار آپ کے چہرہ پر نمایاں تھے۔ صحابہ نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا آج میرے رب کی طرف سے ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا تمہاری امت میں سے جو شخص تم پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کی دس بدیاں معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجات بلند کرے گا اور ویسی ہی رحمت اس پر نازل کرے گا۔ (جیسی اس نے تمہارے لئے مانگی تھی)

(مسند احمد۔ حدیث نمبر:15759)

مریم شادی فنڈ

حضرت امام جماعت رابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔ مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔''

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

نادار مریض توجہ کے مستحق ہیں

فضل عمر ہسپتال نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج معالجہ کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ ہر سال ہزاروں مریض اس سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کے باعث دن بدن ایسے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اس لئے مد امداد مریضان میں رقم کی فوری ضرورت ہے تا ایسے دکھی مریض علاج و معالجہ سے محروم نہ رہیں۔

مخیّر حضرات کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے صدقات اور عطیات مد آمد مریضان فضل عمر ہسپتال بھجوائیں اور دکھی انسانیت کی خدمت میں اپنا کردار ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور آپ کی خدمت کو قبول فرمائے۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود کے رفقاء نے اپنے اندر جو تبدیلیاں پیدا کیں اور قربانی کے اعلیٰ نمونے قائم کئے اُن تبدیلیوں کو ہم نے اس زمانے میں جاری رکھنا ہے

جماعت احمدیہ ناروے کو بیت الذکر کی تعمیر کے سلسلہ میں اخلاص و وفا کے شاندار نمونے دکھاتے ہوئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں کرنے کی پرزور تحریک

آپ میں سے ہر ایک آج یہاں سے اس ارادے کے ساتھ اور اس عزم کے ساتھ اٹھے کہ چاہے جو مرضی ہو جائے، چاہے جو مرضی مجھ پر بیت جائے ہم نے اب اللہ تعالیٰ کے اس گھر کو تعمیر کرنا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 23 ستمبر 2005ء (23 تبوک 1384 ہجری شمسی) بمقام اوسلو۔(ناروے)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ ال عمران کی آیت 93 تلاوت کی اور فرمایا اس آیت کا ترجمہ ہے کہ تم کامل نیکی ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خدا کے لئے خرچ نہ کرو۔اور جو کوئی بھی چیز تم خرچ کرو، اللہ اسے یقیناً خوب جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے بنیادی حکموں میں سے ایک حکم ہے۔قرآن کریم کے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے نماز کے حکم کے ساتھ ہی مالی قربانی کے بارے میں بھی فرما دیا جیسا کہ فرمایا (۔) (البقرۃ: 4) نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے، اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے، جہاں اس کی عبادت کرنا ضروری ہے وہاں اس کی راہ میں اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کرنا بھی ضروری ہے۔ اور یہی چیز ہے جس سے تزکیہ نفس بھی ہوتا ہے۔ مال سے محبت کم ہوتی ہے اور ایک مومن اللہ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی وقتاً فوقتاً قومی ضرورت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تحریک فرماتے تھے۔اور صحابہؓ بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیتے تھے۔کیا مرد اور کیا عورتیں سب اپنے مال قربان کرتے تھے۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں میں تحریک فرمائی کہ دین کو مالی قربانی کی ضرورت ہے تو حضرت بلالؓ نے جو اپنی چادر پھیلائی ہوئی تھی وہ عورتوں کے زیورات سے بھر گئی۔ عورتیں اُمڈی پڑتی تھیں، ایک دوسرے پر گرتی پڑتی تھیں کہ جو کچھ ہے پیش کر دیں۔ایک دفعہ آپؐ کی تحریک پر حضرت عمرؓ اپنے گھر کا آدھا سامان لے کر حاضر ہوئے۔اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کا کُل اثاثہ اللہ اور اس کے رسول کے حضور پیش کرنے کے لئے لے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے ابوبکر! گھر میں بھی کچھ چھوڑ کے آئے ہو؟ تو عرض کی گھر میں اللہ اور اس کا رسولؐ چھوڑ آیا ہوں جس سے بڑھ کر کوئی اثاثہ نہیں ہے، جس سے بڑھ کر کوئی سامان نہیں ہے، جس سے بڑھ کر کوئی جائیداد نہیں ہے۔حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ جب میں اپنے گھر کا آدھا سامان لے کر حاضر ہوا تھا تو اس وقت میرا خیال تھا کہ آج مَیں ابوبکر سے آگے نکل گیا ہوں لیکن کہتے ہیں کہ ابوبکر کی بات سن کر میں نے سوچا کہ مَیں ابوبکر سے کبھی آگے نہیں نکل سکتا۔

جب یہ آیت (۔)۔(آل عمران: 93) نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ انصاریؓ جو مدینہ کے انصار میں سے سب سے زیادہ مالدار تھے، ان کے کھجوروں کے باغات تھے جن میں سب سے عمدہ باغ ''بیرحاء'' نامی تھا جو حضرت ابوطلحہؓ کو بہت پسند تھا اور مسجد نبوی کے بالکل سامنے اور قریب تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہاں کے کنویں کا ٹھنڈا پانی پیا بھی کرتے تھے، بڑا آپؐ کو پسند تھا۔آیت نازل ہونے کے بعد حضرت ابوطلحہ انصاریؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یہ باغ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔مَیں اسے اللہ کی راہ میں دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس نیکی کو قبول کرے گا اور میرے آخرت کے ذخیرے میں شامل کرے گا۔تو صحابہؓ کی مالی قربانیوں کے یہ نمونے ہوتے تھے۔ (بخاری کتاب الاشربہ۔باب استعذاب الماء)

اس آیت کی وضاحت میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے نہیں پا سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں''۔

پھر آپ نے فرمایا: ''مال کے ساتھ محبت نہیں چاہئے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ تم ہرگز نیکی کو نہیں پاسکتے جب تک کہ تم اُن چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جن سے تم پیار کرتے ہو۔اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے ساتھ آجکل کے حالات کا مقابلہ کیا جاوے تو اِس زمانہ کی حالت پر افسوس آتا ہے۔کیونکہ جان سے پیاری کوئی شئے نہیں۔اور اُس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان ہی دینی پڑتی تھی۔تمہاری طرح وہ بھی بیوی اور بچے رکھتے تھے۔جان سب کو پیاری لگتی ہے۔ مگر وہ ہمیشہ اس بات پر حریص رہتے تھے کہ موقع ملے تو اللہ کی راہ میں جان قربان کر دیں''۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔کیونکہ نص صریح ہے (۔) (آل عمران: 93) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو''۔

فرمایا: ''کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔دنیاوی خطابوں کے

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تو پھر کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جاتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے''۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود زیر سورۃ آل عمران۔ آیت نمبر 93)

حضرت مسیح موعود کے (رفقاء) نے اپنے اندر جو تبدیلیاں پیدا کیں اور قربانی کے اعلیٰ نمونے قائم کئے اُن تبدیلیوں کو ہم نے اس زمانے میں جاری رکھنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ہماری بچت اسی میں ہے کہ ہم اس کی راہ میں اپنا بہترین مال پیش کریں، اس کی رضا حاصل کریں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہو گا۔ یعنی تمہارے اپنے لئے بھی یہ بہتر ہے کیونکہ تم جو مال خرچ کرو گے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تمہارے سے راضی ہو گا، تمہیں مزید نیکیوں کی توفیق ملے گی۔ بلکہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے بعد تم اپنے یا اپنے گھر یا اپنی اولاد پر جو خرچ کرو گے اس میں بھی برکت پڑے گی۔ تمہارے تھوڑے مال میں بھی خدا تعالیٰ اتنی برکت رکھ دے گا جو تم پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اظہار کر رہی ہو گی۔ تمہارے بچوں میں اور ان کی تربیت میں بھی اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ غرض کہ یہ ایسی چیز ہے جس کے بارے میں تم سوچ بھی نہیں سکتے کیونکہ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ جیسا کہ فرمایا (۔) (الحشر: 10) اور جو لوگ اپنے دل کے بخل سے بچائے جاتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔ پس اگر فلاح پانی ہے، کامیابی حاصل کرنی ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے، اگر اپنے مالوں اور اولادوں میں برکت ڈالنی ہے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں کبھی کنجوسی اور بخل سے کام نہ لو۔ آج اس بخل سے بچنے کی احمدی کو سب سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اس کو حضرت مسیح موعود کو ماننے کے بعد مالی قربانی کا زیادہ فہم اور ادراک حاصل ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ مالی قربانی کرنے والوں کو کس طرح کامیاب فرماتا ہے؟ فرمایا کہ (۔) (التغابن: 18)۔ اگر اللہ کو قرضہ حسنہ دو گے تو وہ اُس کو تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہارے لئے بخشش کے سامان پیدا کرے گا اور اللہ بہت قدر دان اور ہر بات کو سمجھنے والا ہے۔

پس یہ مالی قربانی قرضہ حسنہ ہے۔ اللہ کو بظاہر مال کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ہمیں سمجھایا گیا ہے کہ اللہ کس طرح قدر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ جو قربانی ہے کیونکہ یہ تم نے میری خاطر کی ہے۔ اس لئے میں اسے تمہیں واپس لوٹاؤں گا۔ اور اللہ تعالیٰ سب قدر کرنے والوں سے زیادہ قدر کرنے والا ہے۔ اس لئے اس کو کئی گنا بڑھا کر لوٹاتا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ کر کے لوٹاتا ہے۔ تو یہ قرضہ حسنہ کیا ہے؟ یہ تو ایک تجارت ہے اور تجارت بھی ایسی جس میں سوائے فائدے کے کچھ ہے ہی نہیں۔ اس لئے کسی بھی قربانی کرنے والے کو کبھی یہ خیال نہ آئے کہ مَیں نے خدا پر کوئی احسان کیا ہے۔ اور صرف مالی لحاظ سے یا دنیاوی لحاظ سے ایسے قربانی کرنے والوں کے حالات اللہ تعالیٰ ٹھیک نہیں کرتا بلکہ فرمایا کہ تمہارے جو دنیاوی فائدے ہونے ہیں وہ تو ہونے ہیں ہمیں گناہ بھی بخش دوں گا۔ انسان گناہوں کا پتلا ہے ایک دن میں کئی کئی گناہ سرزد ہو جاتے ہیں، کئی کئی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ ایک تو ان قربانیوں کی وجہ سے ان گناہوں سے بچے رہو گے، نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہوتی رہے گی۔ دوسرے جو غلطیاں اور کوتاہیاں سرزد ہو گئی ہیں، اللہ کی راہ میں قربانی کر کے ان کی بخشش کے سامان بھی پیدا کر رہے ہو گے۔ پس اس طرف توجہ کرو اور اللہ کے فضلوں کے وارث ٹھہرو۔

اللہ تعالیٰ کس طرح ان قربانی کرنے والوں کو نوازتا ہے، اس بارے میں ایک حدیث سے روشنی پڑتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک کر اور اس کا مال ومتاع برباد کر دے۔

(بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب قول اللہ فاما من اعطی واتقی ......)

تو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کے لئے فرشتے بھی دعا کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ فرشتوں کی دعا کا انتظام اللہ تعالیٰ نے اس لئے کیا ہے کہ وہ قربانی کرنے والوں کی قدر کرتا ہے۔ پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اپنے فضل نازل کرنے کے طریقے ہیں۔ اس حدیث نے تصویر کا دوسرا رخ بھی دکھا دیا کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ مالی قربانی کرنے والوں کی قدر کرتا ہے، ان کی بخشش کے سامان پیدا فرماتا ہے، ان کے مال میں اضافہ کرتا ہے، ان کے نفوس میں برکت ڈالتا ہے۔ دوسری طرف بخیل اور کنجوس اور دنیا داروں کو نہ صرف ان برکات سے محروم کر رہا ہوتا ہے بلکہ ایسے مواقع بھی آ جاتے ہیں کہ جو ان کے پاس ہے اس دنیا میں بھی اس سے محروم کر دیتا ہے۔ اور آخرت میں بھی اس کی ہلاکت کے سامان ہو رہے ہوتے ہیں۔

ایک سخی اور مالی قربانی کرنے والے کے جنت میں جانے اور بخیل کے دوزخ کے قریب ہونے کے بارے میں ایک روایت میں یوں ذکر ملتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے، لوگوں سے قریب ہوتا ہے اور جنت کے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دور ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بخیل اللہ سے دور ہوتا ہے، لوگوں سے دور ہوتا ہے، جنت سے دور ہوتا ہے لیکن دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔ فرمایا: اَن پڑھ سخی بخیل عابد سے اللہ کی راہ میں زیادہ محبوب ہے۔

(قشیریہ۔ الجود والسخاء۔ صفحہ 122)

آدمی بڑی عبادتیں کرنے والا بھی ہے لیکن کنجوس ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں اتنا محبوب نہیں جتنا ایک سخی ہے چاہے کم عبادتیں بھی کر رہا ہو۔ عبادتیں تو کم نہیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے کہ پھر عبادتیں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ دنیاوی لحاظ سے بھی کس طرح نوازتا ہے اور مال میں برکت دیتا ہے، کس طرح قرضہ حسنہ کو لوٹاتا ہے۔ اس بارے میں ایک روایت ہے۔ کئی بار سنی ہو گی۔ لیکن جب مالی قربانیوں کا وقت آتا ہے اس وقت اکثر لوگ یہ بھول جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعے کا یوں ذکر فرمایا ہے کہ ایک آدمی جنگل میں جا رہا تھا۔ آسمان پر بادل تھے۔ اتنے میں اس نے بادلوں میں سے آواز سنی کہ اے بادل! فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر دے۔ وہ بادل اس طرف چلا گیا۔ وہ آدمی جس نے یہ آواز سنی تھی وہ بادل کے اس ٹکڑے کے پیچھے پیچھے گیا تو دیکھا کہ وہ ایک پتھریلی زمین پہ برس رہا ہے۔ ایک چٹان ہے، پہاڑی سی ہے وہاں بادل برس رہا ہے اور پھر ایک نالے کی صورت میں وہ پانی اکٹھا ہو کے بہنے لگا۔ وہ شخص بھی نالے کے ساتھ ساتھ چلنے لگا تو دیکھا کہ وہ نالہ ایک باغ میں داخل ہوا اور باغ کا مالک اس پانی کو بڑا سنبھال کے، طریقے سے، جہاں جہاں باغ میں پانی کی ضرورت تھی وہاں لگا رہا تھا۔ تو اس آدمی نے جس نے یہ آواز سنی تھی باغ کے مالک سے پوچھا کہ اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے وہی نام بتایا جو اس نے بادلوں سے سنا تھا۔ باغ کے مالک نے نام پوچھنے کی وجہ پوچھی۔ تو اس نے بتایا کہ اس طرح میں نے بادل سے آواز سنی تھی۔ وہ کون سا نیک عمل ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تم پر اتنا مہربان ہے۔ باغ کے مالک نے کہا کہ میرا یہ طریق کار ہے کہ باغ سے جو بھی آمد ہوتی ہے اس کا ایک تہائی (1/3 حصہ) خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہوں۔ اور 1/3 حصہ اپنے اہل وعیال کے گزارے کے

لئے، گھر کے خرچ کے لئے رکھ لیتا ہوں اور 1/3 حصہ دوبارہ اس باغ کی نگہداشت اور ضرورت کے خرچ وغیرہ کے لئے رکھ لیتا ہوں۔ (مسلم کتاب الزھد ۔باب الصدقة فی المساکین)

تو اس 1/3 کی قربانی کی وجہ سے دیکھیں اللہ تعالیٰ اس شخص پر کس قدر فضل فرما رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میری خاطر قربانی کرتے ہیں ان کو بغیر اجر کے نہیں جانے دیتا۔ دیکھیں کس کس طرح نوازتا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کے ذریعے آپ کے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ نے قربانیوں کا فہم اور ادراک عطا فرمایا ہے اور حیرت انگیز طور پر انہوں نے قربانیوں کے معیار قائم کئے ہیں۔

اس بارے میں اپنے (رفقاء) کی مثال دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’ایسا ہی ہمارے دلی محبّ مولوی محمد احسن صاحب امروہی جو اس سلسلے کی تائید کے لئے عمدہ عمدہ تالیفات میں سرگرم ہیں۔ اور صاحبزادہ پیر جی سراج الحق صاحب نے تو ہزاروں مریدوں سے قطع تعلق کر کے اس جگہ کی درویشانہ زندگی قبول کی۔ اور میاں عبداللہ صاحب سنوری اور مولوی برہان الدین صاحب جہلمی اور مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی اور قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی اور منشی چودہری نبی بخش صاحب بٹالہ ضلع گورداسپورہ، اور منشی جلال الدین صاحب یلانی وغیرہ احباب اپنی اپنی طاقت کے موافق خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ مَیں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں۔ وہ تینوں غریب بھائی بھی جو شاید تین آنہ یا چار آنہ روزانہ مزدوری کرتے ہیں سرگرمی سے ماہواری چندہ میں شریک ہیں۔ ان کے دوست میاں عبدالعزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہو جائے۔ وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہوگا۔ مگر لِلّٰہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا‘‘۔

(انجام آتھم ۔روحانی خزائن جلد 11۔ صفحہ 313-314)

اب دیکھیں! مالی قربانی کرنے کے علاوہ بھی جو وہ ریگولر **(Regular)** کیا کرتے تھے انہوں نے قربانیوں کے معیار قائم کئے۔ اُس زمانے کا جو سو روپیہ ہے وہ آجکل شاید لاکھ روپے بلکہ مَیں نے حساب کیا ہے اگر گندم کی قیمت کا حساب لیں تو لاکھ روپے سے بھی زیادہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کے قریب بنتا ہے۔ پس آج کے کمانے والے اس زمانے کی کمائی کو دیکھیں۔ ان میں سے بہت سارے بزرگ ہیں جن کی اولادیں یہاں بھی ہیں۔ یورپ میں، دوسرے ملکوں میں اچھا کمانے والی ہیں۔ بڑے اچھے حالات میں ہیں۔ اور آج اپنی کمائی کو دیکھیں اور پھر اپنی قربانی کے معیاروں کا بھی اندازہ لگائیں۔

پھر ایک خادم کے تعلق میں جو ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں کہ:

’’حبی فی اللہ منشی محمد اروڑا نقشہ نویس مجسٹریٹی۔ منشی صاحب محبت وخلوص اور ارادت میں زندہ دل آدمی ہیں۔ سچائی کے عاشق اور سچائی کو بہت جلد سمجھ جاتے ہیں۔ خدمات کو نہایت نشاط سے بجا لاتے ہیں۔ بلکہ وہ تو دن رات اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی خدمت مجھ سے صادر ہو جائے۔ عجیب منشرح الصدر اور جان نثار آدمی ہے۔ مَیں خیال کرتا ہوں کہ ان کو اس عاجز سے ایک نسبت عشق ہے۔ شاید ان کو اس سے بڑھ کر اور کسی بات میں خوشی نہیں ہوتی ہوگی کہ اپنی طاقتوں اور اپنے مال اور اپنے وجود کی ہر یک توفیق سے کوئی خدمت بجالاویں۔ وہ دل وجان سے وفادار اور مستقیم الاحوال اور بہادر آدمی ہیں۔ خدائے تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے‘‘۔

(ازالہ اوہام ۔روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 532)

پھر منشی ظفر احمد صاحب کے بارے میں ذکر آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے کسی ضرورت کے لئے رقم کا اظہار فرمایا کہ ان کی جماعت ادا کر سکتی ہے تو وہ لینے کے لئے گئے اور گھر جا کر بیوی کا زیور بیچ کر حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں وہ رقم پیش کر دی اور یہ نہ بتایا کہ یہ رقم کہاں سے حاصل ہوئی ہے، کس طرح حاصل ہوئی ہے۔ کچھ عرصے بعد جب ان کے دوسرے ساتھیوں کو علم ہوا تو بڑے ناراض ہوئے کہ ہمیں کیوں نہیں بتایا، ہمیں کیوں ثواب سے محروم رکھا۔ تو یہ جذبے تھے جو حضرت مسیح موعود نے اپنے زمانے میں اپنے ماننے والوں میں پیدا کئے۔

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خسر تھے اور حضرت امّ ناصر کے والد تھے، ان کے بارے میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ قربانی میں اس قدر بڑھ چکے ہیں کہ اگر یہ کچھ نہ بھی دیں تب بھی ان کے قربانی کے وہ معیار جو پچھلے ہو چکے ہیں بہت اعلیٰ ہیں، وہ ہی کافی ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے کسی مقصد کے لئے تحریک فرمائی تو انہوں نے (ڈاکٹر صاحب نے) اپنی تنخواہ جو اُس وقت ان کو ملی تھی فوری طور پر حضرت مسیح موعود کو پوری کی پوری بھجوا دی۔ اُن کے قریب جو کوئی موجود تھے انہوں نے کہا کہ کچھ اپنے خرچ کرنے کے لئے بھی رکھ لیں، آپ کو بھی ضرورت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ آج خدا کے مسیح نے دین کی ضرورت کے لئے رقم کا مطالبہ کیا ہے۔ میری ضرورتیں دینی ضرورتوں سے بڑھ کر نہیں ہیں۔ اس لئے یہ ساری کی ساری رقم جو میرے پاس موجود ہے فوری طور پر بھجوا رہا ہوں۔

غرض کہ ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے زمانے میں قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔ ایک دفعہ کسی نے اعتراض کیا کہ حضرت خلیفہ اول کے بعد کوئی ایسا نہیں ہے جو اتنی قربانی کرنے والا ہو تو اس معترض کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ: ’’آپ کہتے ہیں کہ صرف ایک حکیم نورالدین صاحب اس جماعت میں عملی رنگ رکھتے ہیں۔ دوسرے ایسے اور ایسے ہیں۔ مَیں نہیں جانتا کہ آپ اس افتراء کا کیا جواب دیں گے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں‘‘۔ حضرت مسیح موعود اپنی زندگی کی یہ بات کر رہے ہیں۔ اور آج اللہ کے فضل سے یہ تعداد کہیں کی کہیں پہنچی ہوئی ہے۔ فرمایا ’’اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزار ہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ .... کے پیرو ان سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے ہزار درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں اور ان کے چہرے پر .... اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں۔ ہاں شاذ و نادر کے طور پر اگر کوئی اپنی فطرتی نقص اور صلاحیت میں کم رہا ہو تو وہ شاذ و نادر میں داخل ہیں‘‘۔ فرمایا: ’’مَیں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزار ہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جاؤ تو وہ دستبردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں۔ پھر بھی مَیں ہمیشہ ان کو اور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا مگر دل میں خوش ہوتا ہوں‘‘۔

(سیرت المہدی۔ حصہ اوّل صفحہ 165)

حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت میں جو پاک تبدیلی پیدا کی اس کی نظیر نہیں ملتی، اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اور ہر زمانے میں قربانی کرنے والے پیدا ہوتے رہے۔ ان میں امیر بھی ہیں اور غریب بھی ہیں۔ خلافت ثانیہ میں ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک مالی تحریک فرمائی تو ہر طبقہ نے لبیک کہا۔ ایک بڑھیا جس کا گزارا بھی مشکل سے ہوتا تھا۔ شاید امداد سے ہوتا تھا یا چند ایک مرغیاں رکھی ہوئی تھیں، ان کے انڈے بیچتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پاس آئی اور عرض کی کہ میری جو یہ ایک دو مرغیاں ہیں ان کے انڈے بیچ کر یہ تھوڑے سے پیسے حضور کی خدمت میں اس تحریک کے لئے لائی ہوں۔ دیکھیں اس عورت کا جذبہ جو اس نے خلیفۂ وقت کی طرف سے کی گئی

تحریک میں پیچھے رہنا گوارا نہیں کیا۔ یقیناً اس کے اس جذبے کی وجہ سے اس کے جو چند پیسے یا جو چند انڈے تھے خدا تعالیٰ کے نزدیک کروڑوں روپوں سے زیادہ اہمیت رکھتے تھے۔ اور یہ واقعات ہر زمانے میں ہوتے ہیں۔ آج بھی ایسی عورتیں ہیں جو قربانیوں کی اعلیٰ مثال قائم کرتی ہیں۔ ایک خاتون نے اپنا بہت سا زیور خلافت رابعہ کی مختلف تحریکات میں دے دیا تھا۔ میری طرف سے بھی جب بعض تحریکات ہوئیں تو پھر کچھ زیورات جو باقی بچے ہوئے تھے وہ دے دیئے تھے۔ پھر ان کو کچھ زیورات تحفہ ملے یا دوبارہ بنائے تو وہ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر دیئے۔ اسی طرح مردوں میں سے بھی بہت قربانیاں کرنے والے لوگ ہیں جنہوں نے اپنی توفیق سے بڑھ کر قربانیاں کی ہیں۔ تو قربانی کے یہ معیار آج اللہ تعالیٰ نے صرف جماعت احمدیہ میں ہی قائم فرمائے ہوئے ہیں۔ اور صرف یہی نہیں ہے کہ کسی پاکستانی یا ہندوستانی کو ہی یہ فخر حاصل ہے کہ باپ دادا (۔) تھے اس لئے ہماری نسلوں میں بھی قربانی کے وہ معیار چل رہے ہیں۔ بلکہ دنیا کے ہر ملک میں، ہر قوم میں، قربانی کی مثالیں قائم ہو رہی ہیں۔ افریقہ میں وہاں کے غریب لوگ بھی آج اپنی مرغیاں یا مرغیوں کے انڈے یا ایک آدھ بکری جو ان کے پاس ہوتی ہے وہ لے کر آتے ہیں کہ پیسے تو نقد ہمارے پاس ہیں نہیں، یہ ہمارے چندے میں کاٹ لیں۔ پھر افریقنوں میں ایسے خوشحال مرد اور عورتیں بھی ہیں جنہوں نے بڑی بڑی مالی قربانیاں دی ہیں اور دے رہے ہیں۔ (۔) کے لئے پلاٹ خریدے۔ (۔) بنائیں اور کافی بڑی رقم سے بڑی بڑی (۔) بنائیں۔ ابھی اسی سال افریقہ کے ایک ملک میں ایک عورت نے ایک بڑی خوبصورت (۔) بنا کر جماعت کو پیش کی ہے۔ تو یہ انقلاب حضرت مسیح موعود کو ماننے کے بعد ان لوگوں میں آیا ہے۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے، ہزار ہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جائیں تو وہ دستبردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی اس پیاری جماعت نے یہ نمونے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی قائم نہیں کئے بلکہ آج بھی یہ نمونے قائم ہیں۔ اور یقیناً یہ ان دعاؤں کے پھل ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی جماعت کے لئے کی ہیں۔ جب بھی کوئی مالی تحریک ہوئی حضرت مسیح موعود کے ان پیاروں نے ہمیشہ لبیک کہا۔

اس سلسلے میں آج میں بھی آپ کو، ناروے کی جماعت کو، ایک مالی تحریک کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں، ایک ایسی مالی تحریک جس کا دوہرا ثواب ہے۔ جس سے آپ جنتوں کے دوہرے وارث ہو رہے ہیں۔ ایک تو مالی قربانی کر کے اور دوسرے اُس خاص مقصد کے لئے قربانی کر کے جس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس نے اپنے لئے جنت میں گھر بنا لیا۔ فرمایا جو مسجد تعمیر کرتا ہے وہ ویسا ہی گھر اپنے لئے جنت میں بناتا ہے۔

جماعت احمدیہ ناروے نے چند سال پہلے اپنی ضرورت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اجازت سے بلکہ شاید حضور کے کہنے پر ہی۔ (بہرحال مجھے اس وقت مستحضر نہیں ہے)۔ ایک (۔) بنانے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے یہ وعدہ پورا نہ ہو سکا۔ ہر ایک نے دوسرے پر الزام دینے کی کوشش کی، بہرحال یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ اور سوائے بیسمنٹ (Basement) کے جو ابھی آتے ہوئے میں نے دور سے ہی دیکھی ہے۔ اور وہ بھی اب کافی بُری اور ناگفتہ بہ حالت میں ہے کچھ تعمیر نہیں ہو سکا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ افراد جماعت نے بہت مالی قربانیاں کی ہیں لیکن شاید اپنی طاقت سے بڑھ کر منصوبہ بنا لیا تھا اس لئے پورا نہیں کر سکے۔ ایک احمدی جب ایک دفعہ عہد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے یہ وعدہ کرتا ہے تو پھر اس کو پورا کرنے کی سر توڑ کوشش کرتا ہے۔ اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ اس وعدے کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن شاید آپ لوگوں کی اس طرف پوری طرح توجہ نہیں ہوئی یا صحیح طریقے سے یاد دہانی نہیں کروائی گئی۔ یا احساس نہیں ہوا کہ اگر یہ (۔) نہ بنی تو ایک عہد کو پورا نہ کرنے کے علاوہ ہم دنیاوی نقصان بھی اٹھا رہے ہیں۔ کیونکہ اس پر جو کچھ بھی بن چکا ہے یا زمین وغیرہ خریدی اس پر بھی کافی رقم خرچ ہو چکی ہے۔ اور پھر کیونکہ استعمال کے قابل جگہ نہیں ہے اس لئے وہ ضائع بھی ہو رہی ہے۔ دوسرے کونسل نے بھی کئی دفعہ سوال اٹھایا ہے اور دوسری تنظیمیں بھی جو نہیں چاہتیں کہ جماعت یہاں (۔) بنائے، یہ جگہ وہ کسی اور مقصد کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ مختلف اوقات میں اخباروں وغیرہ میں شور مچاتے رہتے ہیں۔ یا اور طریقوں سے شور مچاتے رہے ہیں۔ اور جو خرچ اب تک ہو چکا ہے وہ اس قدر ہے کہ اگر آپ اس کو بیچیں تو وہ قیمت نہیں مل سکتی۔ اس لئے یہ محاورہ ہے ناں کہ نہ نگلے بنے نہ اُگلے بنے۔ یہ وہی ہو رہا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے اور جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جماعت کے افراد اور جماعت نے جب بھی ایک منصوبے کے تحت ایک ہو کر، ایک عزم کے ساتھ کسی کام کو شروع کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر اسے انجام تک پہنچایا ہے۔ اگر آپ بھی اب اس کام کو پختہ ارادے سے شروع کریں تو یہ (۔) یقیناً بن سکتی ہے۔

مَیں نے آپ میں سے مردوں، عورتوں، بچوں، نوجوانوں کی اکثریت کے چہرے پر اخلاص و وفا کے جذبات دیکھے ہیں۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ آپ کے اخلاص و وفا میں کمی ہے یا کسی سے بھی کم ہیں۔ بعض ذاتی کمزوریاں ہیں اُن کو دور کریں۔ ایک دوسرے سے تعاون کرنا سیکھیں۔ مضبوط ارادہ کریں تو اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر آپ کی مدد فرمائے گا۔ اور اپنے وعدوں کے مطابق ایسے ذریعوں سے آپ کے رزق کے اور آپ کے کاموں کی تکمیل کے اور آپ کے اس وعدے کو پورا کرنے کے سامان پیدا فرمائے گا کہ جس کا آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ جو کمزور ہیں ان کو بھی ساتھ لے کر چلیں۔ اُن کو بھی بتائیں کہ خدا کا گھر بنانے کے کیا فوائد ہیں۔ جو قربانیاں کر رہے ہیں وہ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اپنے عہدوں کی نئے سرے سے تجدید کرتے ہوئے، نئے سرے سے پلاننگ کریں، سب سر جوڑ کر بیٹھیں، ایک دوسرے پر الزام لگانے کی بجائے اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کریں۔ آج جب دنیا میں ہر جگہ (۔) کی تعمیر ہو رہی ہے، ہر جگہ جماعت کی ایک خاص توجہ پیدا ہوئی ہے۔ آج جب دشمن جہاں اس کا زور چلتا ہے ہماری (۔) کو نقصان پہنچانے اور ان کو بند کروانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ان ملکوں میں جہاں امن ہے جہاں آپ کے مالی حالات پہلے سے بہت بہتر ہیں، جہاں خدا کے نام کو ہر شخص تک پہنچانے کی انتہائی ضرورت ہے، آج جہاں اللہ تعالیٰ کے پیغام اور (۔) کے نور کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔ اگر بہتر حالات میسر ہونے کے بعد بھی آپ نے خدا کے اس گھر اور اس کے روشن میناروں کی تعمیر نہ کی تو یہ ناشکری ہو گی۔ یاد رکھیں یہ آخری موقع ہے اگر اس دفعہ بھی اور اجازت ملنے کے بعد ابھی آپ لوگ اسے تعمیر نہ کر سکے تو پھر زمین بھی ہاتھ سے نکل جائے گی اور جو رقم اب تک اس پہ خرچ ہوئی ہے وہ بھی ضائع ہو جائے گی اور جماعت کے وقار کو بھی دھکہ لگے گا۔ پس آج ایک ہو کر اس گھر کی تعمیر کریں، اس تعمیر سے جہاں آپ جماعت کے وقار کو روشن کر رہے ہوں گے وہاں اپنے لئے خدا کی رضا حاصل کرتے ہوئے جنت میں گھر بنا رہے ہوں گے۔ اور یاد رکھیں کہ ہر بڑے کام کے لئے بڑی قربانی دینی پڑتی ہے۔ دعاؤں کے ساتھ اس قربانی کے لئے تیار ہوں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ بھی مدد فرمائے گا۔

یاد رکھیں اگر یہ موقع آپ نے ضائع کر دیا تو آج نہیں تو کل جماعت احمدیہ کی کئی (۔) اس ملک میں بن جائیں گی۔ لیکن احمدیت کی آئندہ نسلیں، اس جگہ سے گزرتے ہوئے آپ کو اس طرح یاد کریں گی کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں جماعت کو (۔) بنانے کا موقع میسر آیا لیکن اس وقت کے لوگوں نے اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہ کیا اور یہ جگہ ہاتھ سے نکل گئی۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی وہ دن آئے جب آپ کو تاریخ اس طرح یاد کرے۔

اللہ کرے کہ آپ ہمیشہ ان لوگوں میں شمار ہوں جن کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ وہ دل سے فدا ہیں۔ ہمیشہ آپ فدائیت کے نمونے دکھانے والے ہوں۔ پس نوجوان بھی توجہ کریں، بوڑھے بھی توجہ کریں، عورتیں بھی توجہ کریں، بچے بھی اپنے والدین کے پیچھے

پڑیں کہ جلد سے جلد اس (۔) کی تعمیر کریں۔ آپ کے اخلاص و وفا کے بارے میں مَیں نے پہلے بھی کہا کہ مجھے کوئی شبہ نہیں ہے صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ گزشتہ سال جب مَیں نے جلسہ برطانیہ پر وصیت کی تحریک کی تھی تو اس جماعت میں صرف 67 موصی تھے اور ایک سال میں تقریباً دُگنے مزید اس میں شامل ہوگئے اور 191 کی تعداد ہوگئی۔ کل چندہ دہندآپ کے تقریباً 500 ہیں ہو سکتا ہے جلدی آپ نصف تک بھی پہنچ جائیں۔ یہ بات یقیناً اس بات کی دلیل ہے کہ آپ لوگ مالی قربانیاں کرنے میں پیچھے رہنے والے نہیں ہیں۔ اخلاص و وفا میں پیچھے رہنے والے نہیں ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر سر جوڑ کر بیٹھیں گے اور ایک ہو کر کام کریں گے تو یقیناً اس میں برکت پڑے گی۔

اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک آج یہاں سے اس ارادے کے ساتھ اور اس عزم کے ساتھ اٹھے کہ چاہے جو مرضی ہو جائے، چاہے جو مرضی مجھ پر بیت جائے ہم نے اب اللہ تعالیٰ کے اس گھر کو تعمیر کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

✽✽✽✽✽ ✽✽✽✽✽

مکرم عبدالسلام خان صاحب

سیرت حضرت مصلح موعود سے تین واقعات

حضرت مصلح موعود کی پیشگوئی کا ہر فقرہ اپنی ذات میں ایک الگ پیشگوئی ہے۔ گویا یہ 52 پیشگوئیاں ہیں جو حضرت مصلح موعود کے باون سالہ دور خلافت کی طرف اشارہ کررہی ہیں۔ آپ کی سیرت کے بہت سے پہلو ہیں۔ آپ کی ذات میں بہت تنوع ہے۔ موقعہ اور حالات کا ادراک کرکے فوراً فیصلہ کرتے اور اللہ تعالیٰ اس فیصلہ کو بابرکت بنا دیتا۔ پشاور کے ایک دوست مکرم عبدالسلام خان صاحب نے اپنے خودنوشتہ حالات میں حضرت مصلح موعود کی سیرت کے مندرجہ ذیل تین واقعات بیان فرمائے ہیں جن سے حضرت مصلح موعود کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔

مقامی احباب جماعت کی تربیت

میں پشاور کی مجلس کا قائد خدام الاحمدیہ بھی رہا اور یہ انتخاب بھی بہت عجیب طریقہ سے ہوا۔ ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع تھا اور پشاور سے بھی خدام گئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات کے وقت حضور نے ہمارے قائد صاحب سے دریافت فرمایا کہ تم کس جگہ کے رہنے والے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ میں قادیان کا رہنے والا تھا اور اب پشاور میں ملازمت ہے۔ اس دوست کا نام مکرم ارشاد احمد صاحب تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا تم لوکل لوگوں کو کیوں آگے نہیں لاتے تاکہ ان کو کام کرنے کا طریقہ سکھلایا جائے۔ واپس جا کر کسی لوکل احمدی کو قائد بناؤ۔

اجتماع سے واپسی پر مجھے قائد خدام الاحمدیہ مقرر کیا گیا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ربوہ جلسہ سالانہ پر جب خدام کی ضرورت پیش آئی کہ دیگوں کو مستورات کے کیمپ پہنچانا ہے کیونکہ مزدوروں نے Strike کی تھی تو میں نے پشاور کے خدام کے ساتھ مل کر یہ سب کام کیا۔ جس کا ذکر افسر جلسہ سالانہ نے اخبار الفضل میں بھی کیا اور میرے وقت میں خدام بہت فعال تھے۔ دونوں (بیوت الذکر) اور احمدیہ قبرستان کی صفائی اور مرمت اور دیگر اجتماعات پر تمام کام سنبھالتا۔ یہ سب خدا کا فضل ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔ (ص 64,63)

ذرہ نوازی

آپ ایک نہ بھولنے والی دعوت کے عنوان سے لکھتے ہیں:۔

ایک دفعہ مجلس مشاورت کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دعوت کی تھی۔ جس میں ہم کل چھ افراد تھے۔ خاکسار، حضرت قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی امیر صوبہ سرحد، مکرم عبدالکریم شرما صاحب مربی سلسلہ اور تین بنگال کے نوجوان۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دفتر کو لکھا کہ قاضی صاحب کے ساتھ جو ان کے عزیز بیٹھے تھے وہ بھی دعوت میں شامل ہوں گے۔ دفتر والوں نے حضرت قاضی صاحب سے ان کے عزیز کے متعلق دریافت کیا۔ قاضی صاحب اس وقت بھول گئے تھے کہ میں ان کے دائیں ہاتھ بیٹھا تھا۔ حضرت قاضی صاحب نے اپنے بھتیجے قاضی اسماعیل صاحب کا نام لیا جو وہاں کالج میں پڑھتے تھے۔ حضور نے فرمایا نہیں ان کا نام اور ہے۔ قاضی صاحب سے پھر دریافت کیا گیا۔ قاضی صاحب نے اپنی یادداشت پر زور دیا اور پھر میرا نام لیا۔ جب میرا نام حضور کو پیش ہوا تو حضور نے فرمایا یہی وہ نوجوان ہے جو دعوت میں مدعو ہے۔ میں نے پہلی دفعہ حضور کو صرف سادہ لباس میں بیٹھے دیکھا۔ حضور سادہ تھے۔ سر پر عمامہ نہیں تھا۔ کافی پُرتکلف کھانا تھا۔ حضور کے سامنے کچھ بھنے ہوئے گوشت کے ٹکڑے پڑے تھے۔ حضور انور نے تھوڑی دیر بعد گلاس سے کچھ پانی پی کر گلاس کو میز پر رکھ دیا۔ جس کو فوراً شرما صاحب نے لے کر بطور تبرک خود بھی پیا اور اپنے بنگالی لڑکوں کو بھی پلایا۔ حضور یہ سب نظارہ دیکھ رہے تھے تھوڑی دیر بعد حضور نے اس بھنے ہوئے گوشت سے معمولی ٹکڑا لے کر باقی رکابی میرے سامنے رکھ دی۔ جس کو میں نے بطور تبرک کھایا اور حضور کی ذرہ نوازی پر حیران ہوا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت قاضی صاحب بہت چھوٹا لقمہ لے کر منہ میں ڈالتے اور حضور سے مصروف گفتگو تھے۔ بعد میں میں نے حضرت قاضی صاحب سے پوچھا کہ آپ نے بہت کم کھانا کھایا ہے تو وہ فرمانے لگے کہ ادب ملحوظ خاطر تھا۔ حضور کے سامنے کھانا بہت مشکل امر ہے۔ تم نوجوان کرسکتے ہو کیونکہ تم لوگوں کو اس شخص کے مقام کا علم نہیں۔ (ص 65)

حضور کی دلجوئی

خاکسار 1947ء میں ایک قرعہ کی بنا پر پشاور کی طرف سے صوفی غلام محمد صاحب کے ساتھ جو کہ اب بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں بطور وفد قادیان کی حفاظت کی ذمہ داری سے گیا تھا۔ انڈین گورنمنٹ نے چونکہ سرحد سیل کردی تھی۔ اس لئے ہم تمام دوست جو حفاظت مرکز کے سلسلہ میں آئے ہوئے تھے، رتن باغ میں ٹھہرائے گئے اور اس میں فوجی مشق شروع کرائی گئی جو جمعدار صاحب جو کہ خوست افغانستان کے رہنے والے تھے کراتے تھے، عرصہ تین ماہ کے لئے یہ وقف تھا۔ وقف کے ختم ہونے پر خاکسار حضور انور سے رخصت لینے کے لئے ملاقات کے واسطے حاضر ہوا۔

جب میں حضور انور کے سامنے پیش ہوا تو حضور نے میری طرف توجہ نہیں فرمائی بس اتنا فرمایا ''تسیں وی نٹھ آئے ہو'' یعنی تم بھی بھاگ کر آگئے ہو۔

میں حیران ہوا۔ میں نے حضور انور سے عرض کی کہ میں حضور انور کا مدعا نہیں سمجھا۔ اس پر حضور نے فوراً آنکھیں کھولیں اور فرمایا ''اچھا تم پٹھان ہو دراصل میں نیچے کا نام پڑھ گیا تھا غلطی ہوگئی ہے''۔ پھر میری دلجوئی کے لئے میرے والد صاحب کے متعلق دریافت فرمایا اور پھر خاندان کے تمام افراد کو یاد فرمایا جن کو حضور جانتے تھے اور ہر بار یہ فرماتے مجھ سے غلطی ہوگئی ہے دراصل میں نیچے کا نام پڑھ گیا تھا۔

رخصت ہوتے وقت حضور میرے ساتھ دروازہ تک تشریف لائے اور پھر فرمایا دراصل میں نام غلط پڑھ گیا تھا۔ غلطی ہوگئی تھی۔ شرم کے مارے میرے منہ سے لفظ نہیں نکلتا تھا بلکہ آنکھوں سے آنسو جاری تھے کہ حضور کو کتنی تکلیف ہورہی ہے۔

(ص 67,66)

استغفار کرنے کا نہایت اچھا موقع۔ وقف عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

استغفار تو ہر وقت ہی کرنی چاہئے۔ ہر آن ہمیں اس طرف متوجہ رہنا چاہئے لیکن بعض اوقات انسان کا ذہن زیادہ صاف ہوتا ہے بعض دوسرے اوقات کی نسبت۔ تو ہم میں سے جو دوست وقف عارضی پر گئے ہیں انہوں نے یہ مشاہدہ کیا ہے اور ان کی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ ہمارے بھائی اخلاص کے ساتھ وقف عارضی کے لئے باہر جاتے ہیں اس وقت وہ دنیوی علائق سے آزاد ہوتے ہیں گھر کا کوئی فکر نہیں ہوتا پوری توجہ کے ساتھ اور پورے انہماک کے ساتھ وہ استغفار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بڑی کثرت کے ساتھ اپنے پہ نازل ہوتا دیکھتے ہیں تو یہ بھی ایک بہت اچھا موقع ہے استغفار توجہ کے ساتھ کرنے کا تو اس ضمن میں میں اشارۃً جماعت کو اس طرف بھی متوجہ کردیتا ہوں کہ وقف عارضی کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں اور بار بار پیش کریں میں تو سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کرسکتا ہو اور اس کے رستہ میں کوئی خاص دشواری نہ ہو کہ جس کو دور کرنا اس کے لئے ممکن ہی نہ ہو تو اسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کرنا چاہئے لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہئے تاکہ ایک قسم کی ٹریننگ اور استغفار کرنے کی تربیت بھی اسے مل جائے اور پھر اللہ تعالیٰ فضل کرے تو جس طرح اس زمانے میں بہت سے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو نازل ہوتے دیکھا ہے۔ کثرت سے استغفار کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور زیادہ کثرت سے ان پر نازل ہوتے رہیں۔ سارا سال ہی نازل ہوتے رہیں۔

(خطبات ناصر جلد اول ص 965)

(مرسلہ: قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی مجلس انصاراللہ پاکستان)

جماعتی کاموں میں خدا تعالیٰ کی مدد کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔
(حضرت مصلح موعود)

لیفٹیننٹ کرنل (ر) ڈاکٹر محمد منیر احمد صاحب۔ ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ

ہیپاٹائٹس کی علامات اور بچاؤ کے طریقے

1886ء میں نپولین بونا پارٹ مصر کے ساتھ مختلف معرکوں میں مصروف تھا۔ اس کے فوجیوں میں ایک طرح کی بیماری پھیل گئی جو پتہ چلا کہ جگر کی سوزش تھی۔ اس سے پہلے 1877ء میں روس اور ترکی کی جنگ کے دوران بلقان کی فوج میں بھی ایک بیماری پھیل گئی تھی جس میں آنکھیں پیلی ہوجاتی ہیں۔ آخر 1914ء میں جاپانیوں نے اس بیماری کا جرثومہ دریافت کرلیا جو انتہائی باریک لمبوترا دونوں سروں پر ہک کی طرح مڑا ہوا تھا۔ اسے خاص طریقوں سے طاقتور مائیکروسکوپ کے ذریعہ ہی دیکھا جاسکتا تھا۔

پھیلنے والی بیماری

یہ ایک ایسی بیماری ہے جو ایک سے دوسرے کو لگ کر پھیل سکتی ہے۔ خوراک اسے پھیلانے کا بڑا ذریعہ ہے۔ اس کے جراثیم جو ایک وائرس ہے، بیمار کے فضلے میں سے خارج ہوکر پانی میں شامل ہوجاتے ہیں اور اس طرح دوسروں تک پہنچ جاتے ہیں۔ مکھی بھی گندگی سے اپنے پیروں پر جراثیم اٹھا کر گھروں میں خوراک تک لے جاتی ہے۔ جہاں بہت سے لوگ اکٹھے رہتے ہوں، جیسے فوجی بیرک، ہوسٹل یا مہمان خانے۔ یہ جراثیم چونکہ سانس سے بھی خارج ہوتا رہتا ہے۔ ہوا کے ذریعہ پھیل سکتا ہے۔ بچے اور نوجوان جو اپنی صفائی سے زیادہ لاپرواہ ہوتے ہیں اس بیماری کا شکار بن جاتے ہیں۔ عام طور پر 40 سال سے اوپر لوگوں میں اس بیماری کا حملہ بہت کم ہوتا ہے۔ غالباً اس لئے کہ وہ حفظان صحت کے اصولوں پر زیادہ عمل کرتے ہیں۔

علامات

یہ بیماری موسم سرما اور خزاں میں عموماً تیزی سے پھیلتی ہے۔ اس بیماری کا وطن جاپان، مصر اور مغربی افریقہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ وائرس تندرست جسم میں داخل ہوکر دو تین ہفتوں میں اپنے اثرات ظاہر کرتا ہے۔ اگر حملہ سخت ہو یا جسم کمزور ہو تو پانچ سے سات دنوں میں تیز بخار کے ساتھ متلی قے اور آنکھوں کا پیلا پن ظاہر ہوجاتا ہے۔ بھوک بالکل ختم ہوجاتی ہے۔ جسم میں دردیں اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ فوری علاج سے چند دنوں میں صحت بحال ہونی شروع ہوجاتی ہے اور اصولی طور پر مکمل بحالی کو دو سے تین ماہ تک لگ سکتے ہیں۔ جگر جو اس بیماری سے بڑھ جاتا ہے اپنی اصلی حالت میں واپس آجاتا ہے۔ بہت کم تعداد میں بعض مریض پیچیدگی کا شکار ہوکر جگر کے فیل ہوجانے سے انتقال کرجاتے ہیں۔ تندرستی کی پہلی علامت بھوک کا لگنا ہے۔ مکمل بحالی صحت کے لئے اس بیماری کے بعد متوازی خوراک کا بھرپور استعمال ہونا چاہئے جس میں وٹامن اور پروٹین شامل ہوں۔

وبا بننے کی وجوہات

اس بیماری کے اکّا دکّا مریض سارا سال ہسپتال میں آتے رہتے ہیں مگر جب یہ وبا کی صورت اختیار کرلے تو شہری آبادی کے لئے خطرناک ہوجاتی ہے۔ وبا اسی صورت میں بنتی ہے جب کسی آبادی کے حفظان صحت کے اصول کمزور ہوجائیں۔ ہوسٹلوں اور مہمان خانوں کے کمروں میں گنجائش سے زیادہ افراد کا رہنا۔ سیوریج ڈسپوزل کے نظام کا ناقص ہوجانا۔ واٹر ورکس سسٹم سے پاک صاف پانی کی کمیابی وبا کا سبب بن سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ گلیوں اور گھروں سے کوڑا کرکٹ کا غیر تسلی بخش ڈسپوزل مکھیوں کی افزائش کا باعث بنتا ہے۔ پینے کے پانی کے ٹینک، انڈر گراونڈ ہوں یا اوور ہیڈ ہوں۔ اگر باقاعدہ صفائی اور جراثیم کش ادویات نہ ملائی جائیں تو بیماری پھیلانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

احتیاطیں

حفظان صحت کے مضامین سکولوں کے سلیبس میں شامل ہونے چاہئیں تاکہ بچوں میں صفائی کا احساس اجاگر رہے۔ ماں باپ اپنے بچوں کو ہاتھ منہ کی باقاعدہ صفائی کی عملی تربیت بچپن سے دیتے رہیں تو ان میں صفائی کی عادت ہوجاتی ہے اور وہ ایسی بیماریوں سے بچے رہتے ہیں۔ چھابڑیوں اور ریڑھیوں پر کھانے پینے کی چیزوں کی فروخت پر پابندی ہونی چاہئے کیونکہ یہ مکھیوں اور گرد و غبار سے محفوظ نہیں رہتیں۔

بچاؤ کا بہترین طریقہ

اس بیماری سے بچاؤ کا بہترین طریقہ پاک صاف خوراک کا استعمال ہے۔ پانی ہمیشہ ابال کر پئیں اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھانک کر رکھیں تاکہ مکھیاں وغیرہ نہ بیٹھ سکیں۔ اگر بیماری کا حملہ ہوجائے جو بخار اور متلی اور بھوک نہ لگنے سے ظاہر ہوتی ہے تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ فوری علاج سے بیماری پر جلد کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو مریض کو دوسروں سے الگ رکھنا چاہئے۔ خصوصاً اس کے استعمال کی چیزیں اور برتن وغیرہ الگ ہونے چاہئیں اور استعمال کے بعد اچھی طرح صاف کرلینے چاہئیں۔

ویکسین

بہت سی دوسری بیماریوں کی طرح اس کی کوئی مخصوص دوا نہیں ہوتی۔ بچاؤ کے لئے ایک ویکسین ہے جو وبا کی صورت میں لگوائی جاسکتی ہے۔ یہ مرض اپنا کورس خود متعین کرتا ہے اور ٹھیک ہونے پر دوسری وائرس کی بیماریوں کی طرح مدافعت بھی دے جاتی ہے۔ مرض کے دوران عمومی صحت کو قائم رکھنے کے لئے بعض ادویات دی جاتی ہیں جو علاوہ دیگر علاماتی دواؤں کے وٹامن اور کاربوہائیڈریٹس پر مشتمل ہوتی ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

مدرسۃ الحفظ طلباء میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ طلباء نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں امسال داخلہ اگست 2006ء میں متوقع ہے جو والدین اپنے بچوں کو مدرسۃ الحفظ میں داخل کروانے کے خواہش مند ہیں وہ ابھی سے اپنے بچوں کو صحت تلفظ کے ساتھ قرآن کریم پڑھانا شروع کردیں اس کیلئے آڈیو اور ویڈیو کیسٹس سے استفادہ کیا جاسکتا ہے تمام بچے انٹرویو سے قبل ناظرہ قرآن کریم کا کم از کم ایک دور ضرور مکمل کرکے آئیں۔ (پرنسپل مدرسۃ الحفظ)

ولادت

مکرم عابد محمود عابد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 26 دسمبر 2005ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاقان احمد عطا فرمایا ہے بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے نومولود حضرت چوہدری غلام حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم شریف احمد علوی صاحب ریٹائرڈ مربی سلسلہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے بچے کی صحت وسلامتی اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بھانجے مکرم ہومیو ڈاکٹر عدیل اختر صاحب کو مورخہ 21 جنوری 2006ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام کاشفہ عدیل عطا فرمایا ہے بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے بچی مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب اور محترمہ مبارکہ اختر صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی پوتی ہیں اور مکرم عبدالمجید صاحب حلقہ گلشن پارک مغل پورہ کی نواسی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

گمشدہ پرس

مکرم امیر قدوس احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ دارالعلوم شرقی برکت سے طاہر آباد جاتے ہوئے راستے میں خاکسار کا پرس کہیں گر گیا ہے۔ جس میں تین عدد شناختی کارڈ، بینک کارڈ، ٹیلی فون ڈائری، دیگر Dacoments اور مبلغ گیارہ ہزار روپے تھے۔ برائے مہربانی درج ذیل ایڈریس پر پہنچا کر ممنون فرمائیں

امیر قدوس احمد ولد مکرم خواجہ سمیع اللہ صاحب
مکان نمبر 35/63 دارالعلوم شرقی برکت ربوہ

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-5594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

HAROON'S
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

ورائٹی و اعتماد کا نام
سرمد جیولرز
4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ۔ لاہور
طالب دعا: میاں محمد اسلم، میاں رضوان اسلم
فون: 7582408 موبائل: 0300-9463065

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
موسم سرما میں طاقت و توانائی کیلئے معیاری دوائیں
زد جام عشق، شباب آور موتی، نواب شاہی گولیاں، معجون فلاسفہ، تاخیری، رومانی خاص
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
ہمدردانہ مشورہ کامیاب علاج
PH:047-6211434-6212434 Fax:047-6213966

ہیپا ٹائٹس بی کا ویکسین کیمپ

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہیپا ٹائٹس بی کیلئے ویکسین مورخہ 22 فروری 2006ء کو لگائی جا رہی ہے اس کے علاوہ پچھلے سال فروری 2005ء میں لگائی جانے والی ویکسین کی بوسٹر ڈوز (Booster Dose) بھی لگائی جائے گی۔ اگر بوسٹر ڈوز نہ لگوائی گئی تو پچھلے تمام ٹیکوں کا اثر زائل ہو جائے گا۔ احباب وخواتین استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نکاح

مکرم عطاء الرحمٰن محمود صاحب نائب ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ مبارکہ رفعت صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم شبیر احمد صاحب ابن مکرم نصیر احمد صاحب آف Farnham برطانیہ مورخہ 27 دسمبر 2005ء کو جلسہ گاہ قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں دس ہزار سٹرلنگ پاؤنڈ حق مہر پر محترم محمد انعام غوری صاحب ناظر اصلاح وارشاد انڈیا نے کیا بعد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ مکرمہ مبارکہ رفعت صاحبہ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب کی پوتی اور مکرم عبدالمنان صاحب کی نواسی ہیں۔ مکرم شبیر احمد صاحب مکرم فقیر محمد صاحب پہلوان کے پوتے اور مکرم فضل احمد صاحب کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر پہلو سے بابرکت فرمائے اور نسل در نسل جماعت اور خلافت سے وابستہ رہنے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ خاکسار کے سب سے چھوٹے بیٹے مکرم احمد لقمان صادق صاحب قائد خدام الاحمدیہ حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور کو مورخہ 19 جنوری 2006ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے بچی کا نام طوبیٰ لقمان تجویز ہوا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم عزیز احمد صاحب ڈوگر مرحوم آف مغل پورہ لاہور کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت وتندرستی عطا فرمائے، خیر وبرکت عطا فرمائے، نیک صالح اور خادمہ دین بنائے والدین کیلئے قرۃ العین اور جماعت احمدیہ کیلئے بابرکت وجود بنائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 7 فروری

طلوع فجر	5:32
طلوع آفتاب	6:56
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:50

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

الیشیر - اب اور بھی سائنٹفک ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
047-6214510 ربوہ 049-4423173

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز چوک یادگار ربوہ
فون شوروم 047-6213649 فون 047-6211649
ترقی کی جانب ایک اور قدم نام ہی کافی ہے
کاشف جیولرز گولبازار ربوہ
فون شوروم 047-6215747 فون 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود

فون آفس: 047-6215857
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
گجر پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0301-7970410-0300-7710731

PASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹو سپلائی
ڈیلر ٹویوٹا - سوزوکی - مزدا - ڈائسن
ومعیاری پاکستانی پارٹس
M-28 آٹو سنٹر - بادامی باغ لاہور
طالب دعا: شیخ محمد الیاس، داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد
فون: 7725205

$4\frac{1}{2}$ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائیر کنڈیشنر
سپلٹ - ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
1 - لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
7353105
Email:uepak@hotmail.com

طالب دعا
ماشاء اللہ گیزرز
اعلیٰ کوالٹی کے بھاری چادر کے گیزرز
لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ سیل اینڈ سروس
1-B-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

The Vision of Tomorrow
New Heaven Public School
Multan Tel 061-554399-779794

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم سرما: صبح 9 بجے تا $4\frac{1}{2}$ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا $1\frac{1}{2}$ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86 - علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

ڈیلر: فریج، ائیر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
فخر الیکٹرونکس
6 - لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
ہم آپ کے منتظر ہونگے
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
فون: 7223347-7239347-7354873

تمام گاڑیوں وٹریکٹروں کے ہوز پائپ آئوز
کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سیفکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ بر چونگی ٹاؤن نزد گلوب نمبر کارپوریشن فیروز والا لاہور
فون فیکٹری
042-7963531
042-7963207
طالب دعا: میاں عباس علی، میاں ریاض احمد، میاں محمد اسلم

پاکستان الیکٹرونکس
سپیشل شادی پیکج
RS:49900/-
سپیشل آفر: موٹر سائیکل کے ساتھ خوبصورت ہیلمٹ فری۔ خوبصورت دیدہ زیب طاقتور اور پائیدار
راوی موٹر سائیکل
70CC نقد اور آسان اقساط میں دستیاب ہے
1 سالہ وارنٹی کے ساتھ
آپ کا اعتماد ہماری پہچان
پاکستان بھر میں ڈیلیوری کا بندوبست موجود ہے۔ (ویزا کارڈ کی سہولت موجود ہے)
طالب دعا: مسعود احمد ساجد (سابقہ جنرل سیلز منیجر PEL)
042-5124127
042-5118557
Mob:0300-4256291
ایڈریس 26/2/C1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

C.P.L 29-FD

IELTS/TOEFL/German Language
Do you want to get higher education in foreign Universities?
If yes then join classes for IELTS/TOEFL/German, O/A level math.
Hostel Facility for the students of other cities especially from Rabwah
Education concern ®
Mr. Farrukh luqman Mr. Muhammad Nasr-Ullah Dogar
829-C Faisal Town Lahore Pakistan
Office:042-5177124/5201895: Fax:042-5201895
Mobile: 0301-4411770 0303-6476707/0300-4721863/0333-4696098
Email: edu_concern@cyber.net.pk URL:www.educoncern.tk

KOH-I-NOOR
STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,
Galvanized Sheets & Coils
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : bilalwz@wol.net.pk
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali